سالانہ معہ محصول تین روپے پیشگی

جلد ۶ | [illegible] دوشنبہ ۲۹ صفر المظفر ۱۳۱۵ھ مطابق ۱۷ جون سنہ ۱۸۹۷ء | نمبر ۲۲

مقدمۃ الجیش

لگی جوتیوں میں دال بٹنے

جنگ چین نے تو تمام دول یورپ کو عجیب جھمیلے میں پھنسا رکھا ہے۔ چین کا جھگڑا تو الگ ہی دھرا رہا اب لگی آپس میں جوتی چلنے۔ تو ہفتہ عشرہ سے تو یہی چرچا ہے کہ روس اور انگریزوں کے درمیان [illegible] ہو گئے۔ اسکی تفصیل یہ توجیہ ہی بیان ہو سکتی ہے کہ [illegible] سخت جوش کیا شراب کے نشہ میں حماقت کر بیٹھے جس کا بدلہ دیکھئے ابھی الفاظ میں کوئی فرق نہیں آسکتا مگر [illegible] پارلیمنٹ [illegible] کی آنکھ کھل گئی ہے۔ [illegible] وزیر نے برٹش گورنمنٹ کو [illegible] خیال کر کے اپنا دیا تھا۔ [illegible] گورنمنٹ [illegible] سلطانی میں اپنی حفاظتی فوج بھیجنے والا ہے تو ہماری گورنمنٹ کو بھی [illegible] بیٹھے۔ بعض [illegible] ہے۔

جنگ چین کا کیا نتیجہ نکلا

یہ تو سب جانتے ہیں کہ جنگ چین کی یہی وجہ تھی کہ وہاں کے لوگوں نے عیسائی مشنریوں کی ناک میں دم کر رکھا تھا۔ اور اسلئے تمام عیسائی طاقتیں متفق ہو کر میدان جنگ میں کود پڑیں۔ لڑائی چھڑ بھی گئی اور ملک غارت بھی ہو گیا مگر جس غرض سے ہزاروں بندگان خدا کا خون ضائع کیا گیا اور ہزاروں روپیہ پانی کی طرح بہا [illegible] وہ غرض تو حاصل ہوئی ہی نہیں۔ ہم تو جانتے ہیں کہ مذہبی ہمدردی کی آڑ میں [illegible] سلطنت چین کو [illegible] منظور تھا لیکن باہمی ناچاقی نے انہیں اپنے ارادہ میں کامیاب ہونے نہ دیا تو صلح پر کاربند ہونا پڑا [illegible] خلاف [illegible] کی مصیبت [illegible] سمجھے ہیں کہ [illegible] بات ہوئی کہ اب عیسائی مشنریوں پر [illegible] نہیں [illegible] عیسائی چینیوں کے دست ظلم کا شکار نہیں ہونگے [illegible] خیال نہیں کیا جاتا کہ [illegible] ایسا [illegible] کہ [illegible] جانا [illegible] دیا جاتا ہے کہ غریبوں کا حامی خدا ہے۔

آنے کو جی نہیں چاہتا

دول یورپ نے پیکن کی مقدس زمین کو ایسا ناپاک کر دیا ہے کہ شاہ چین کو وہاں رہنا بھی اب سخت نفرت ہے۔ [illegible] یہ عزم ظاہر کر رہا تھا کہ [illegible] جلد ہی شاہی [illegible] محل پیکن [illegible] کر دیا جائے لیکن [illegible] جنگ [illegible] کے ذریعہ سے اطلاع ملی ہے کہ شہنشاہ چین تو ہرگز پیکن میں نہیں آئینگے اسکی وجہ [illegible] اور کچھ نہیں کہ شاہ چین کا یہاں آنے کو جی نہیں چاہتا کیونکہ اپنے محل کی مقدس حدود میں [illegible] کسی غیر مذہب والے کو [illegible] اجازت نہیں دی تھی۔ اور [illegible] جنگ [illegible] کو [illegible] ہو گیا [illegible] حکم [illegible] ہو گیا۔ اب کیا کیا جائے۔ [illegible] تو مناسب ہے اسلئے [illegible] شاہ چین [illegible] محل شاہی میں [illegible] کی [illegible] جیسا [illegible] شاہ چین [illegible] پیکن میں [illegible]

ہندی مسلمانونکی عالی ہمتی

چندہ حجاز ریلوے

نام	مقام	رقم	معرفت
سید نظرت حسین صاحب داروغہ بجنور	بجنور	[illegible]	عبدالرزاق صاحب قادری تاجر ...
خان صاحب شیخ محمد صاحب نائب سرشتہ دار بجنور	//	[illegible]	
منشی وزیر احمد صاحب فرم منشی بجنور	//	[illegible]	
حکیم اکرام اللہ صاحب ...	//	[illegible]	//
سراج الدین صاحب ساکن بجنور	//	[illegible]	//
منشی نظام الدین صاحب ...	//	[illegible]	//
سید محمد حسین صاحب ساکن بجنور	//	[illegible]	//
مسماۃ بی بی نگینہ بیگم زوجہ ...	//	[illegible]	//
حاجی شیخ محمد صاحب			//
شیخ جنید صاحب	//	[illegible]	//
محمد مسیح صاحب	//	[illegible]	//
شیخ کمال الدین صاحب	//	[illegible]	//
گلشیر خان صاحب سوار	انگ کانگ	[illegible]	
حکیم داد علی خان صاحب	زنجبار	[illegible]	
قاضی محمد حسین بن قاضی محمد صاحب	ہرکول (قلابہ)	[illegible]	
سید عبدالرحمن صاحب	بریلی	[illegible]	
منشی عالیجاہ خان صاحب ایجنٹ	//	[illegible]	سید عبدالرحمن صاحب

میزان	[illegible]
ترسیل گذشتہ	[illegible]
میزان کل	[illegible]

پولیس کی سیہ کاری

آجکل پولیس افسرون کے جبر و تعدی کی ایسی ایسی شرمناک خبرین وصول ہوتی ہین کہ اونکی تحریر سے قلم کانپ اٹھتا ہے لیکن سڈیشن کے قانون نے اخبار نویسون کے ہاتھ پاؤن ایسے مضبوط جکڑ دیے ہین کہ ذرا چون کرنے کی مجال نہین ہے ہمارا تو یہی حال ہے کہ سو مرا در دیست اندر دل اگر گویم زبان سوزد ۔ وگر دم درکشم ترسم کہ مغز استخوان سوزد ۔ عجب کشمکش مین پڑے ہوئے ہین کہ اگر ان بدنام کنندہ نکو نامے چند کی بدمعاشیون سے گورنمنٹ اور اعلیٰ افسرون کو مطلع کرنے کی جرأت کرتے ہین تو لائبل کیس کے اندیشہ سے دم گھٹا جاتا ہے اور اگر خاموشی اختیار کرتے ہین تو رعایا تباہ ہوئی جاتی ہے۔ اور گورنمنٹ مفت مین بدنام ہوتی ہے غرضکہ گر گویم مشکل وگر نگویم مشکل ۔ معزز معاصر سٹیٹسمن نے ایک پولیس کانسٹبل کی سیاہی کی شرمناک خبر شائع کی ہے کہ جالندھر سے ایک عورت بیاس گئی ٹرین سٹیشن پر ٹھہری ہوئی تھی مگر اسکا ٹکٹ کی معائنہ ہوتے ہوتے ٹرین چلی گئی اسلیے دوسری ٹرین کی انتظار مین بیٹھی رہی ۔ ایک کانسٹبل کی اوسپر نظر پڑ گئی ۔ اور شیطان نے جو انگلی دکھائی ۔ تو اوسکے پاس جاکر کہنے لگا کہ تمہین میم صاحبہ بلاتی ہین اور نہ چلوگی تو قرنطینہ مین رہنا پڑیگا ۔ اس بیچاری کو کیا معلوم کہ یہ مجھے اپنی میم بنانا چاہتا ہے اوسکے ساتھ ہولی ۔ اور دو دوسرے آدمی بھی اوسکے پیچھے تھے سٹیشن سے کچھ فاصلہ پر پہنچکر ایک وردی بکیانی گئی ۔ اور (در وغ بگردن راوی) تینون نے باری باری اپنا منہ کالا کیا ۔ اور عورت پر خوب ستم پیری کی ۔ عورت کی چیخ پکار سے لوگ وہان جمع ہوگئے ۔ دو آدمی تو بھاگ گئے ۔ مگر کنسٹبل صاحب دھر لیے گئے اب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے اجلاس مین پیش ہونگے ۔ مگر ان کمبختون کو جب خدا کا خوف نہین تو مجسٹریٹ صاحب کی سزا سے کیون ڈرنے لگے تھے ۔

سچی محبت اسکا نام ہے

محبت و عشق کے بزدر پنجہ کا تمام بہادر زمانے ہوگئے ہین ۔ تلوارون اور تیرون کی بوچھاڑ سے نہ ڈرنے والے مرد میدان کا بھی اپنی پیاری محبوبہ کے تیر نظر کے حملے سے زہرہ پانی ہو جاتا ہے ۔ ساری ہمت و بہادری بزدلی اور کمزوری سے بدل جاتی ہے ۔ اور سچی محبت کا دم بھرنے والے تو کبھی کبھی وہ کام کر گذرتے ہین کہ تاریخ کے صفحے اونکی تعریف سے اپنا فخر سمجھتے ہین ۔ یکجان و دو قالب تو شاید ہی ہوگا ۔ مگر یک جان و یک قالب صاحب تو اسمعیل (؟) عاشق نے شق کر دکھائی ۔ اور دوگھنٹے کے بعد انتقال کیا ۔ دعوے تو ہر کوئی کرلیتا ہے کہ محبوب کی جان فدا کرنے کو موجود ہین مگر ایسا کر دکھانا بہت ہی مشکل بات ہے ۔ نیویارک کے ایک عاشق صادق نے اپنی پیاری محبوبہ کی جان بچانے کے لیے اپنے جسم سے ۳ انچ چمڑا اکھڑوا دینا منظور کیا ۔ معشوقہ کا جسم نازک جل گیا تھا ۔ اور ڈاکٹر نے یہ رائے دی کہ اگر اسکے جسم پر زندہ آدمی کے چمڑے کی پٹیان لگا دیجائینگی تو جسم پر کوئی داغ باقی نہ رہیگا ۔ اوسکی عاشق کو جو خبر لگی تو بھلا یہ کون بڑی بات ہے اپنی محبوبہ جمیلہ کی خاطر جان تک حاضر ہے اور فوراً جسم کے مختلف حصون سے اپنا چمڑا اکھڑوا دینے پر راضی ہوگیا ۔ شاباش ع این کار از تو آید و مردان چنین کنند ۔ جان دیکر قید حیات سے آزاد ہو جانے مین تو صرف ایک ہی ساعت کی تکلیف ہوتی ہے ۔ مگر زخم جگر کے ساتھ ہی اسلیے جسم کے زخمون کے صدمے رات بھر کا کراہنا گوارا کرنا اسی شیر دل کا کام تھا لیکن ہمین افسوس تو اس معشوقہ کی سنگدلی اور بیرحمی پر ہے کہ ایسے جانباز عاشق کو امتحان کی سخت سنگدلی جھیلنے پر مجبور کر دیا ۔ اور صرف اوسکی منظوری پر اکتفا نہین کیا ۔ بلکہ چمڑا اکھڑوا ہی کے چھوڑا ۔

انھین نے بدنام کیا

جنگ ٹرانسوال مین ہماری گورنمنٹ نے ہر طرح کی دریا دلی سے کام لیا۔ ادھر سپاہیون اور افسرون کی لذیذ تر کوئی بات نہین اٹھا رکھی۔ میدان جنگ مین بھی انکو آرام اور عیش و عشرت کا اسقدر سامان بہم پہونچا دیا کہ اپنے گھر بھول گئے۔ مگر سچ ہے جیسے لڑکون کو والدین کا ضرورت سے زیادہ پیار بگاڑ دیتا ہے اسیطرح اگر زیر دستون سے بہت ہی نرمی اور عنایت و مہربانی سے سلوک کیا جائے۔ تو وہ جامے سے باہر ہو جاتے ہین اور بعضون کو جہانتک گستاخی جو جی مین آتا ہے کر گذرتے ہین۔ اسمین شک نہین کہ ایسے احسان فراموش بہت ہی کم ہوتے ہین۔ لیکن پیشاب کا قطرہ سارے حوض کو ناپاک کر دیتا ہے۔ انہین کی دیکھا دیکھی خاکش سپاہیون کو بھی آرام کا چسکا پڑ جاتا ہے غضب خدا کا کہ بھیجے تو جائین لڑائی مین۔ اور یہ وہان رنگ رلیان منائین۔ اور مخالف اپنا کام کر جائین۔ بلومفونٹین کے ایک مورچہ پر ڈیون کے دانت لگے ہوئے تھے اور چونکہ یہ بہت ضروری مورچہ تھا اسلئے لارڈ کچنر نے تھوڑی فوج اسکی حفاظت کیلئے مقرر کی تھی مگر انہین تو اپنے انتخاب کا اسقدر گھمنڈ تھا کہ بھلا ہماری موجودگی مین کسیکی کیا مجال کہ ادھر کا رخ کرے۔ یہ وہان تاش کھیلا کئے۔ اور غنیم نے مورچہ پر قبضہ کر لیا۔ اور سنتے ہین بلومفونٹین کے ایک خاندان مین بہت سی پری جمال لڑکیان حسین تہین۔ بہادر افسر انکے تیر نظر کا ایسے شکار ہوگئے کہ انھین پوری آزادی دیدی اور انکے ساتھ باغ مین خوب خوب جلسے اڑنے لگے۔ سواری کیلئے انہین بائیسکلین دیجاتین پھر کیا تھا ڈیون کے جیسے مددگار ہو گئے اسیطرح عورتین بھی بڑی عیارہ ہین۔ ایک ایک بائیسیکل سوار کی گم ہو جاتی تھی اور جو خبرین انگریزی فوج کی تمام نقل و حرکت سے واقف کراتی تھی انگریز بہادر تو اسی خیال مین تھے کہ ہمارا رند ...

خریدارون کو نوٹس

بعض خریداران پنچ ایسے بیٹھ بیٹھے ہین کہ شکایتون سے ہمارا سر کھا ڈالا دماغ پراگندہ کر دیتے ہین اگر کوئی بجا شکایت کی جائے تو ہمارے سر آنکھون پر ہے۔ امکان بھر اسکی تعمیل مین کوئی بات اٹھا نہین رکھینگے لیکن زبردستی کی شکایتون کا کیا علاج۔ سو مین چار پانچ شکایتین ایسی ہوتی ہونگی جنمین اگرچہ ہمارا قصور نہین ہوتا ہے لیکن خریدار کی بھی شکایت بھی بیجا نہین ہوتی اور اسکی صورت یہ ہے کہ یہان سے تو اخبار بلاناغہ اور ٹھیک وقت پر روانہ ہو جاتا ہے۔ مگر ڈاکخانہ والون کی سستی سے یا تو اخبار دیر مین پہونچتا ہے یا اگر کسی شوقین کی نیت بگڑ گئی تو راستہ ہی مین ہڑپ ہو جاتا ہے اسکی متعلق ہمنے بمبئی کے پوسٹماسٹر سے بہت کچھ داد طلبی کی مگر افسوس ہے کہ وہان سے کوئی خاطر خواہ جواب نہ ملا اب رہے وہ لوگ جنہون نے شاید دنیا بھر کے شکایتی خطوط لکھنے کا ٹھیکہ لے لیا ہے جب جی مین آیا ایک آدھ شکایت ٹھوک دیتی۔ باوجودیکہ ہم صدہا مرتبہ لکھ چکے ہین کہ جواب طلب خطوط کیساتھ ہی آدھ آنہ کا ٹکٹ ہونا چاہئے۔ اور شرائط اخبار مین بھی یہ ضابطہ درج ہے مگر اسکو تو کوئی نظر اٹھا کر دیکھتا ہی نہین اور جب اوس ارشاد کی تعمیل نہین ہوتی ہے تو یکے بعد دیگرے شکایتون کی بھرمار کر دیتے ہین بلکہ ایسے ایسے جلے کٹے فقرے لکھ ڈالتے ہین کہ گویا عمر بھر کے غصہ کا زہر ہمین پر برسانا چاہتے ہین اب بھلا فرمایئے کہ انکے ایسے خطوط داخل دفتر نہ کرین۔ تو کیا اپنے کاروبار کا وقت مین غرق کرین۔ یہان لیا اور وہان دینے کا زمانہ تو نہین کہ صرف ایک خط آنے پر بلا وصول قیمت پیشگی برس بھر کیلئے اخبار جاری کر دیا اور پھر گو خریدار ہی جان کو کوستے رہین۔ یہان تو اس ہاتھ دے اس ہاتھ لے کا مضمون ہے اور یہ بھی لازم ہے کہ ہر دریافت طلب امر مین اپنے نام کا رجسٹری نمبر جو پتہ کی چٹ پر مرقوم ہوتا ہے ضرور لکھین تاکہ جواب دینے مین وقت اور تاخیر نہ واقع ہو۔

افلاطون کی بھی گرو نکلے

اسمین تو کسیطرح کا شک نہین کہ حکمت کا خاتمہ یونان ہی کیساتھ قدیم پر ہو گیا۔ اور انہون نے ایسی ایسی ایجادین کین کہ انسان کی تو کیا فرشتون کی بھی عقل گم ہو گئی۔ افلاطون نے اپنے مشکل سے پتلے بنا کر جادو ... ہی کر دکھایا غرض کہ حکمت نجوم وغیرہ کا شرف خدا تعالیٰ نے اسی سرزمین کو بخشا تھا لیکن آجکل اہل یورپ نے اپنی انتھک کوششون سے وہ وہ باتین نکالین کہ اگر حکمائے یونان اسوقت ہوتے تو وہ بھی انکی غلامی کا طوق پہنتے۔ انجن کی ایجاد بنفس خود ایسی عجیب چیز تہی کہ تعجب ہے کہ پرانے حکیمون کی سمجھ مین بھی یہ بات نہین آئی تھی اور جو مسافت ہزارون جزائرون کیساتھ ایک دن مین نہین ہو سکتی تھی۔ وہ اب ایک گھنٹہ مین بڑی آسانی اور بیفکری کیساتھ طے ہو جاتی ہے۔ مگر اب سنا گیا ہے کہ امریکا مین آفتاب کی حرارت سے انجن چلانیکی ترکیب ایجاد ہوئی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ عوج بن عنق اسقدر طویل القامت تھا کہ سورج کی گرمی سے مچھلی بھون کر کھاتا تھا مگر یہ چار پانچ فٹ کے آدمی اپنی عقل و فہم کے زور سے اسی حرارت سے انجن گھسیٹنے کا کام لیتے ہین۔ ترکیب کیا اچھی سوجھی ہے۔ کہ کوئلون کا جو خرچ بہت ہو جاتا تھا اس سے بھی چھٹکارا ہو جائیگا۔ اسکا امتحان بھی ہو گیا بلا کوئلہ اور پانی محض حرارت آفتاب سے پندرہ گھوڑے کی طاقت کے برابر انجن چلایا گیا۔ اصل بات تو یہ ہے کہ یورپ کا بچہ بچہ بہت سرگرم ہے وہ اگر ... ہر دو گلہ ... انہین ہمیشہ یہی فکر لگی رہتی ہے کہ کوئی ایسی بات پیدا کرین جس سے زمانہ بھر کی عقل دنگ ہو جائے۔

ہمارا ملک ایسے دنیاوی عیش کے غلامون کو عیاشی اور بے فکری سے کہان فرصت ہے جو اس خواہ مخواہ کے جنجال مین پھنس کر اپنا مزہ کرکرا کرین۔

خطابوں پر پانی پھر گیا

جب انسان کی زندگی محدود ہو اور نام پایا ہے تو اسکی شہرت اور ناموری پر ناز کرنا بالکل بیجا اور خلاف دانائی ہے زمانہ کی گردش کسی کو ایک ڈھنگ پر رہنے نہیں دیتی۔ دم بھر میں بادشاہ فقیر اور فقیر بادشاہ ہو جاتا ہے لیکن اکثر لوگ ایسے ہیں کہ وہ نہیں ان عبرتناک واقعات سے کوئی سبق حاصل نہیں ہوتا اور جس نے خیال اتنا شہرت پر اسقدر اتراتے ہیں کہ جامے میں پھولے نہیں سماتے۔ جنگ میں اپنی شجاعت کے جوہر دکھا کر اور اپنی جان پر کھیل کر قوم یا حاکم کی حمایت میں سرگرم ہو کر شہرت حاصل کرنا کوئی آسان بات نہیں ہے اور جس شہرت پر جسقدر ناز کیا جائے کم ہے لیکن زمانہ کی ناقدری جان جوکھم حاصل کی ہوئی شہرت پر فخر کرنے کی بھی اجازت نہیں دیتی جنرل گیٹیکر نے سرحد کی لڑائیوں میں کیا کچھ ناموری حاصل نہیں کی ان وحشیوں کے رام کرنے میں جب برٹش افسروں نے زور لگایا مگر ہمیشہ منہ کی کھائی۔ لیکن اس شیر نے ان کے مقابلہ میں بھی داد شجاعت دی اور انپر طرح طرح کے خطاب کی بھرمار ہوئی۔ مگر افسوس کیا ہوا اس لڑائی میں جس قدر شہرت اور ناموری حاصل کی تھی جنگ ٹرانسوال میں اسکی کسر نکل گئی۔ اور دو تین مقابلوں میں بدبختی نے انکا چہرہ ایسا بجھا دیا۔ کہ بڑی بے عزتی سے وہاں سے بلائے گئے۔ یہی حال سر فرلسٹ کلیری کا ہوا۔ جنگ افغانستان میں انکی شجاعت و بہادری کا تمام افسروں نے لوہا مانا اور انہیں یہاں تک ناموری حاصل ہوئی کہ اپنی حسن خدمات کے صلے میں کے سی ایم جی کا معزز خطاب بھی پایا۔ مگر اسی لڑائی میں مقام کولنزو پر ان سے کوئی غلطی سرزد ہوئی کہ وہ ساری شہرت اور تمام خطابوں پر ایکدم میں پانی پھر گیا۔ اب فرمائیے کہ اسی دنیاوی شہرت پر کہاں تک کوئی بھروسہ کرے سو برس کی جان فروشی میں حاصل ہوئی عزت ایک گھڑی میں خاک میں ملگئی۔

بجبری کی مالکن تک خبر پہنچا لگی

اسٹیشن ماسٹروں کی بدمعاشیوں کے اکثر رپورٹ ہوتے ہیں۔ لیکن تعجب ہے کہ گورنمنٹ یا ریلوے کمپنی اسطرف بالکل توجہ نہیں کرتی۔ ان کمبختوں کو اب ایسا چسکا پڑ گیا ہے کہ مسافروں کو لوٹ لینے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے انکے اختیارات کچھ ایسے حد سے گزرے ہوئے ہیں کہ غریب مسافروں کو انسے چون و چرا کرنے کی ہمت نہیں ہوتی اور کہتے ہیں کہ منہ میں خون لگ گیا ہے اکثر بڑی مشکل سے اپنا پیچھا چھڑاتے ہیں لیکن بترس از آہ مظلوماں کہ ہنگام دعا کردن ٭ اجابت از در حق بہر استقبال می آید ٭ کسی نے کیا خوب کہا ہے تو عمر بھر کا مال حرام ایک دم میں اوگلنا پڑتا ہے اور دین و دنیا کی رسوائی نصیب ہوتی ہے۔ اودھ روہیلکھنڈ ریلوے کے اسٹیشن ہردوئی پر رات کے ۸ بجے ریلوے گارڈ نے شامالال نامی ایک طالبعلم کو اسٹیشن ماسٹر کے حوالے کیا اور کہا کہ اسنے گاڑی کا دروازہ توڑ ڈالا ہے اسکا ہرجانہ روپیہ جرمانہ لیا جاے۔ بیرحم اور سنگدل اسٹیشن ماسٹر نے شامالال کو رات بھر کوٹھری میں بند رکھا صبح کو شامالال کے گاؤں سے اسکے اعزا آگئے۔ ماسٹر نے دیکھا کہ یہ تو موٹی اسامی ہے۔ تو اسکے بدلے ۵ روپیے طلب کئے بیچارا انکار تو کر نہ سکے جون تون ۵ روپیہ میں اسکو راضی کر لیا۔ اور ۱۲ روپیہ صرف کی رسید دی۔ یہاں کر بس نہیں ہوئی شامالال کے وارثوں نے کیا جان چھڑائی اور عدالت میں نالش کر دی مولوی برکت اللہ صاحب ڈپٹی کمشنر لکھنؤ جو اسٹیشن ماسٹروں کی بے ایمانیوں سے اچھی طرح واقف تھے گو کہ ثبوت موجود نہیں ہو سکے اگر سابقہ پڑا ہوگا تو شکایتیں بہت سی کانوں میں پڑ چکی ہونگی۔ ان حضرت نے مجرم کو ایکسال قید سخت اور ۱۰۰ روپیہ جرمانہ کی سزا دی اور اس میں سے ۵۰ روپیہ شامالال کو دیا جائیگا۔

ہم تو جانتے ہیں کہ یہ سزا ابھی بہت کم ہے۔ ان کو تو ایسی سزا دینی چاہئے کہ دوسروں کو عبرت ہو اور آئندہ ایسی جرأت نہ کر بیٹھیں۔

آتشزدگی کا موسم

لیجیے حضرات ناظرین! آپ چند موسم زبردست سنتے ہونگے آم کا موسم خربزہ کا موسم غلہ پکنے کا موسم وغیرہ وغیرہ مگر ہم آپکو ایسے موسم کی خبر دیتے ہیں جو کبھی سنی نہ ہوگی۔ روس میں کوئی سال ایسا نہیں جاتا جس میں ہر جگہ آتشزدگی کی بدولت ہزاروں خاندان خانہ بدوش نہ ہوتے ہوں۔ لاکھوں آدمی مفلسی و کس مپرسی کا شکار نہ ہوتے ہوں۔ اور حیرت کی بات تو یہ ہے کہ انہیں ایام میں روس پر یہ بلائے آسمانی اترتی ہے اور ہزاروں مکانوں کو جلا کر خاک سیاہ کر دیتی ہے۔ اگر نظر غور سے دیکھیے تو یہ آتشزدگی روس کے مظالم اور بد اعمالیوں کا نتیجہ معلوم ہوتی ہے اور پھر بغیر آئیں بائیں شائیں کے سبھی آگ کا دور دورہ ور حلقہ زار بیا لا یہ ہمہ گاران رہ بیچارے ناکردہ گناہ اس مصیبت کے شریک ہو جاتے ہیں۔ روس کا قدیم پایہ تخت کرانسٹاڈ تو اس آتشزدگی کا مرکز ہے۔ ہر سال نئی عمارتیں تعمیر ہوتی ہیں۔ اور ایکسال بھی ایسا نہیں جو جلنے پاتا ہے کہ پھر سارا شہر صفاچٹ میدان نظر آتا ہے۔ غریبوں کا بھی اس آگ میں بہت بڑا نقصان ہوتا ہے۔ ایک مقام سارا ٹاسکرج میں تین روز تک آگ بھڑکتی رہی اور ایک ہزار سو بیس گھر جل گئے۔ برسیٹ لٹوک بشکن اور اگلیچ میں اسکا اثر بڑا زبردست گرا۔ جو جو مشہور اور عالیشان عمارتیں تھیں انہیں چن چن کر زمین سے ملا کر دیا۔ برسیلیٹ میں ۵۰۰ مکانات اور ۱۹ دوکانیں جل گئیں۔ اور ۷ لاکھ روبل کا نقصان ہوا۔ ایسی آگ تو شاید دنیا بھر کے کسی حصہ میں نہیں لگتی ہوگی۔ لوگوں کی جان ہمیشہ جنجال میں پھنسی رہتی ہے ہر وقت یہی فکر لگی رہتی ہے کہ یہ بلائے ناگہانی دفعتہ اتر کر ہستی نابود کر دے۔ یوں تو روس کی تمام سلطنت میں اس آگ کا دور لگتا ہے مگر سینٹ پیٹرزبرگ جو کہ پایہ تخت ہے ہمیشہ اس کی دستبرد سے بچا رہتا تھا لیکن اسسال اسپر بھی آگ نے نظر عنایت کر ہی دی۔ اور پہلا حملہ آگ کا یہیں ہوا۔

فاعتبروا یا ایہا النساء

کہاں ہیں بے پردگی اور آزادی کے حامی۔ کہاں ہیں تعلیم نسواں کی ضرورت پر چیخ پکار کرنے والے۔ ذرا دنیا کے سین پر آنکھ اوٹھا کر دیکھیں اور اپنی خلاف عقل و ملت کارروائی کے بُرے نتیجہ سے عبرت اوٹھائیں۔ نیچری گرگوں نے آزادی اور بے پردگی کی تائید میں وہ شور مچا رکھا ہے کہ معاذ اللہ منہا۔ اور باوجودیکہ اسی اثنا میں ہزاروں ایسی نظیریں پیش آئیں کہ اگر کوئی صاف دل مسلمان ہوتا تو ہرگز اپنی ضد پر اڑا نہ رہتا۔ مگر ان مسلمانوں کی گمراہی کا بیڑا اوٹھانے والوں کے دل پر ذرا کیا اثر ہونے لگا تھا وہ اپنی ہی الاپے جاتے ہیں اور جہاں تک ممکن ہے شیطان کے چیلوں کی ڈیوٹی کو خوبی کر انجام دیتے ہیں۔ بے پردگی اور تعلیم نسواں کے جو بُرے نتیجے ہر سال لندن میں پیدا ہوتے ہیں اوس سے ناظرین بخوبی واقف ہوں گے۔ کوئی سال ایسا نہیں جاتا جس میں وہاں کے حرامی بچوں کی فہرست بڑی شرح و بسط کیساتھ شایع نہیں ہوتی۔ مگر عقل کے دشمنوں کو اس سے عبرت نہیں حاصل ہوتی۔ لڑکیوں کی خانگی تعلیم کے بُرے نتیجے کی بھی بہت سی نظیریں مل سکتی ہیں اور اکثر تجربہ ایسا دیکھا گیا ہے کہ لڑکیوں کے پرائیویٹ معلموں کو اسقدر آزادی دیجاتی ہے کہ وہ بلاتکلف گھر میں آتے جاتے ہیں۔ چنانچہ علیپور کے ڈپٹی مجسٹریٹ کی عدالت میں سریش نامی ایک معلم پیش ہوا تھا۔ یہ ایک شریف گھرانے میں پرائیویٹ استاد تھا۔ اور اسی گھر میں آنے جانے کی پوری آزادی تھی۔ بس پھر کیا تھا شاگرد کی ایک ۱۵ سالہ بہن سے آنکھ لڑ گئی۔ اور استاد شاگرد کی فکر ہوئی چند روز میں اسے اپنا گرویدہ بنا لیا۔ اور پنجاب بھگا لیگئے۔ اور وہاں ڈنکے کی چوٹ خود کو اُس منکوحہ غیر لڑکی کا خاوند مشہور کر دیا۔ اب لڑکی کے ورثا کی آنکھ کھلی کہ ہم نے تو اپنی آستین میں سانپ پال رکھا تھا پولیس میں اطلاع دی۔ اسنے ان دونوں کو پنجاب میں گرفتار کیا اور علیپور لے آئی۔ ڈپٹی مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش ہوئے۔ جہاں سے ماسٹر صاحب ایکسال کیلئے قیدیوں کی خدمتی کیلئے بھیجدئے گئے۔

وکیل کے بھی کان کترے

بھائیو تم نے چور بہت سے دیکھے ہوں گے اور افسانوں میں بھی چوروں کی ترکیبوں اور چالاکیوں کا ذکر بہت نظر سے گذرا ہوگا۔ ہندوستان کے چوروں کے کارنامے بھی ایسے ایسے مشہور ہیں جنسے بڑے بڑے مدبرین سلطنت کو سبق حاصل ہو سکتا ہے مگر ہم جس چور کا ذکر کیا چاہتے ہیں اسنے ایسے شخص کے کان کاٹے جسے اپنی ہوشیاری اور چالاکی پر فخر ہوگا۔ المؤید مطبوعہ مصر نے ایک عجیب واقعہ درج کیا ہے کہ ایک وکیل صاحب اپنے دولتخانہ سے نکلکر عدالت میں کسی مقدمہ کی پیروی کیلئے گئے۔ وقت دیکھنے کی ضرورت ہوئی تو جیب میں گھڑی ندارد تھی۔ پاس ہی ایک اور وکیل صاحب تھے انہوں نے وقت پوچھا تو کہا کہ گھڑی میں گھر چھوڑ آیا ہوں۔ ایک عیار نے وکیل صاحب کی یہ گفتگو سن لی۔ وہ فوراً وہاں سے چلتا ہوا۔ اور بازار سے ایک مرغا خرید کر وکیل صاحب کے گھر گیا۔ دروازہ پر دستک دی۔ ملازم آیا تو کہا وکیل صاحب نے یہ مرغا دیا ہے اور کہا ہے کہ میری گھڑی وہیں رکھی ہے۔ ڈھونڈھ کر دیدو۔ ملازم نے گھڑی تلاش کر کے عیار کو دی اور مرغا لے لیا۔ شام کو وکیل صاحب گھر پر تشریف لائے تو ملازم نے اُس روز کی رپورٹ پیش کی وکیل صاحب یہ ماجرا سنکر بہت ہی جھلائے مگر قہر درویش بجان درویش کہکے چپکے ہو رہے۔ دوسرے روز جب وکیل صاحب پھر کچہری گئے۔ وہی چلتا پرزہ وکیل صاحب کے دولتکدہ پر پسینہ میں بھیگے ہوئے جا دھمکا اور کہا گھڑی کا چور پکڑا گیا ہے عدالت میں مرغا دکھایا جائیگا اسلئے وکیل صاحب نے منگوایا ہے۔ گھر والے تو بڑے خوش ہوئے اور جھٹ مرغا پکڑ اوسکے حوالے کر دیا۔ وکیل صاحب جب گھر آئے تو پھر ملازم نے روزنامچہ پیش کیا۔ وکیل صاحب یہ حال سنکر بہت ہی کٹے اور کہنے لگے کہ ہم تو اپنے ہی موکلوں کو جھانسے دیتے ہیں۔ مگر یہ چور میرا بھی مرشد نکلا۔ ہم تو سمجھتے ہیں کہ اگر یہ چور گرفتار ہو گیا تو سزا کے بدلے انعام کا مستحق ہے۔

تنگ آ گئے

چین کی لڑائی کا تو بہت جلد فیصلہ ہو گیا گو معاملہ صلح کشائی میں پڑا ہوا ہے۔ پہلے تو چینی شاہزادوں اور افسروں کی سزاؤں کے متعلق زمانہ تک بحث ہوتی رہی۔ اب بیشتر ملزموں کا فیصلہ ہو گیا۔ لیکن تاوان جنگ کا سوال کچھ ایسی ٹیڑھی کھیر ہے کہ کسی طرح حل نہیں ہوتا۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ اگر معاملہ ایک ہی سلطنت کے اختیار میں ہوتا تو کوئی بات نہ تھی۔ اب مختلف مزاج والی گورنمنٹوں کا متفق الرائے ہونا کوئی آسان امر نہیں ہے کیونکہ کسی کا یہ خیال ہے کہ جھٹ پٹ فیصلہ ہو جائے تو جھنجھٹ سے پیچھا چھوٹے۔ اور کوئی یہ کہتا ہے کہ اگر سلطنت کے کسی حصہ پر ہمارا قبضہ نہ ہوا۔ تو اس لڑائی میں ہمارا جو نقصان ہوا ہے اوسکا معاوضہ تو مل جائے۔ ہماری دریا دل عالی حوصلہ گورنمنٹ کا تو یہ خیال ہے کہ مرے پہ سو دُرّے کیا حاصل اب چین کے پاس رہا ہی کیا ہے جو وہ تاوان جنگ کی بڑی رقم ادا کرے اسلئے اوس میں کمی کر دینا بہت مناسب ہے۔ امریکہ بھی اس خیال سے متفق ہے۔ لیکن کسی صورت سے اسکا فیصلہ ہوتا نظر نہیں آتا ہے اسلئے امریکا نے دول یورپ سے درخواست کی ہے کہ یہ معاملہ ہیگ کانفرنس کے ذمہ کر دیا جائے۔ دول یورپ نے اسکا اب تک جواب نہیں دیا ہے مگر ایسا معلوم ہے کہ وہ اس درخواست کو منظور کرنا نہیں چاہتے۔ اپنی خواہش کے مطابق فیصلہ کر سکتے ہیں لیکن جب بات اختیار سے نکل جائیگی۔ تو پھر کسکو کیا مقدور ہوگا۔

دول یورپ تو اس فکر میں لگی ہوئی ہیں کہ تاوان جنگ کی رقم کیا مقرر کیجائے مگر چین نے ظاہر کر دیا کہ ہم ۵۰ ملین تک دینے پر راضی ہیں اس سے زیادہ دینا ہمارے اختیار میں نہیں ہے۔

ابی حضرت اختیار۔ تو آپ اپنے گھر میں بیٹھئے۔ جو فیصلہ ہوگا اوسے آپ کو بلا اختیار ماننا پڑیگا۔ ورنہ سلطنت کی خیر نہیں۔ گیا پکین سے بھاگنے کا زمانہ بھول گئے۔

مضامین اخباری

رعایائے سرمور کوکسطرح نالایق سمجھین

بعض لوگون کی زبانی یہ شکایت سننے مین آئی ہے کہ پنجاب گورنمنٹ اپنے ماتحت ملازم رکھنے مین ملک پنجاب کے باشندون کو ترجیح دیتی ہے اور جہان تک ممکن ہوتا ہے دوسرے ملک کے باشندون کو ملازم نہین رکھتی۔ یہ شکایت اُن لوگون کی محض بیجا ہے اور بالکل نادانی اور جہالت کی دلیل ہے۔ گورنمنٹ پنجاب کی یہ رائے جیسا اصول پر قایم ہے کہ جن کو سوائے سمجھدار کے نہین سمجھ سکتے۔ جس صوبہ کے لئے ملازم کی ضرورت ہوتی ہے اوس صوبہ کے باشندے اگر لائق ہون تو ہماری رائے مین سب سے زیادہ حقدار ہین۔ اور اون کو اس حق سے محروم رکھنا اس سے کم سزا نہین ہے کہ ایک شخص بیگناہ کو پھانسی کا حکم دیا جائے کیونکہ روزگار پر آدمی کی زندگی موقوف ہے۔ بلکہ ہماری رائے مین پھانسی کا دینا ہلکی سزا ہے۔ کیونکہ روزگار کے نہ ملنے سے اوسکو ایسے طور پر ہلاک کرنا ہے کہ جیسا کسی جانور کو اُلٹی چھری سے۔ برعکس اس کے ریاست سرمور مین دیکھا گیا۔ جہان ریاست کے باشندون کے مقابلہ مین غیر لوگون کو ترجیح دیجاتی ہے۔ اور پھر اُن غیر ملک والون کو یہ زور دیا جاتا ہے کہ وہ ریاست مین مکان بناکر آباد ہون۔ یہ ایک عام بات ہے ہر شخص کو اپنا وطن عزیز ہوتا ہے۔ غیر لوگ اس دباؤ ناجائز کو استدر ناپسند کرتے ہین۔ جیسا ریاست کے لوگ اپنے جھونپڑے چھوڑ چھوڑ کر روزگار کی تلاش مین باہر جانا گوارا کرتے ہین ایسے ہی ہم بتا سکتے ہین کہ باہر کے لوگون نے محض رہنے سے یا اون کے خوف سے اپنی تمام عمر کی پونجی لگاکر ریاست کی حدود کے اندر مکان بنوائے اور پھر وہ بلا قصور نکالے گئے بلکہ اسبات پر مجبور ہوئے کہ اپنے مکان چھوڑ دینے یا تہائی چوتھائی قیمت پر فروخت کر ڈالین۔ ہماری رائے مین راجہ صاحب نے جو طریقہ ریاست کو آباد کرنے کا اختیار کیا ہے وہ بالکل ناقص ہے اور ہمین ہرگز کامیابی کی امید نہین ہے۔ بہتر یہ ہے کہ راجہ صاحب رعایائے سرمور کے جو حقدار ہین حق کا خیال رکھین۔ اس طرح سے اونکے دل مین راجہ صاحب کی محبت اور خیال شکرگذاری پیدا ہوگا وہ ہمیشہ راجہ صاحب کے معاون ہون گے۔ اس موقعہ پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ریاست کے آدمی ملازمت کی لیاقت رکھتے ہین یا نہین۔ اسکا جواب ہم زور کیساتھ یہ دینگے کہ ریاست کے باشندے ایسی ملازمت کیلئے از حد لایق ہین اور ہم ایسے ثبوت دینگے کہ جسکی تردید نہین ہوسکیگی۔ ہم ذیل مین ایسے اشخاص کی فہرست دیتے ہین کہ جو ریاست کے باشندے ہین اور باوجود اپنی لیاقت اعلیٰ کے دوسری ریاستون مین ملازم ہین۔ ریاستون ہی مین نہین بلکہ عملداری انگریزی مین کہ جہان علمی لیاقت درجہ اول کی ضرورت ہے ملازمت حاصل کرنے مین کامیاب ہوئے ہین۔

اسماء گرامی باشندگان ریاست جو کہ دوسری جگہ پر ملازم ہین

نام	کہانپر ملازم ہین	تنخواہ
بابو بدھ چند	کوہ شملہ	[illegible]
بابو بچن سنگھ ڈاکٹر	جے پور	[illegible]
بابو سکھ چین سنگھ	کوہ شملہ	[illegible]
بابو دیپ سنگھ	"	[illegible]
بابو صورت سنگھ	"	[illegible]
بابو پربھتی سنگھ	حیدرآباد دکن	۰۰۰ ماہوار
بابو سندر سنگھ پریزیڈنٹ کونسل	ریاست نارگڈھ	۰۰۰ ماہوار
بابو کندن سنگھ منصف	نارگڈھ	
بابو نند کشور تحصیلدار	سہارنپور	[illegible]
بابو سنسار سنگھ	دہرہ دون	[illegible]
بابو دیبی پرشاد	لودھیانہ	

جبکہ ایسے شخص بڑے عہدہ پر مامور ہون تو کوئی شخص یہ کہہ سکتا ہے کہ ریاست سرمور کے باشندے لایق نہین گورنمنٹ انگریزی عملداری سی زیادہ لایق آدمی موجود ہین ہرگز نہین۔

اگر پھر بھی ہٹ دھرمی راجہ صاحب کو اسبات پر مجبور کرے کہ یہ آدمی لایق نہین ہین تو بھی ہماری رائے مین یہ قصور راجہ صاحب ہی کا ہے کیونکہ رعایا کی تعلیم کیواسطے سامان بہم پہونچانا راجہ صاحب کا کام ہے۔ ہماری رائے مین یہ سراسر حق تلفی بلکہ گلوتراشی رعایائے سرمور کی ہے اور حب الوطنی اسبات پر مجبور کرتی ہے کہ اگر باہر سو روپیہ پاتے ہین تو ریاست مین پچاس پر کرنے کے لئے آمادہ ہین مگر راجہ صاحب کی نظر خفگی سے مجبور ہین۔ اگر راجہ صاحب کی کوئی زیادتی ہے تو جملہ باشندگان سرمور پر ہے۔ صرف مسلمانون ہی پر نہین۔ مگر ہمکو ایڈیٹر اتفاق کی اس رائے سے بالکل اتفاق ہے کہ راجہ صاحب موجودہ کی طبیعت مین انصاف نہین۔ اور اونکے صلاحکار اچھے نہین۔ (باقی آئندہ)

الراقم
شیخ زین الدین آفت۔ مقیم سہارنپور

جھپا نگری کر دیا ہے مُہر اللہ پاک نے اوپر اوراک
تمہارے کے ۔ بہرتے ہو دم عبث تم آشنائی کا
اوسکی ۔ اور نہین واقف ہوا صلاح یا جبر سے
او سکے ۔ وارد ہو چکا ہے بیچ صحیح روایتون کے
کہ وہ ہوگئی **بندی گندی** لاریب وہ کھلوا چکی
قفل عصمت کلید فاجری سے عاشقون کے ۔
اور ہو چکا ہے دامن عزت اوسکا بارہا لہو لہان ۔
خلع کیا اس نے اپنے پڑانے چاہنے والون کو
اور مزے کرتی ہے دن دہاڑے ساتھ محمد نور
ابن فلان ابن فلان کے ۔ اور ڈہالتا
رہتا ہے نور شہوت محمد نور اندر شکم اوسکے کے ۔
پس تحقیق کے ہوگئی نہنی اوسکی بیکار ۔ اور بقول
محقق ہے فقط دہو سکے کی ٹٹی ۔ لاؤ ایمان اے
عاشقان جستجو اوپر اس مسئلہ ہمارے کے ۔ ہو جاؤ
منکر پاک دامنی سے اوسکی ۔ اور اوڑاؤ خیال باطل
اوسکا بیچ دل اپنے سے ۔ نہ بھٹکوائے ہونہار عاقبت
اندیش طالب علم گروگی اوسکی کے سمجھ کر اوس
کو اچھوتی اور کوری ۔ اور نہ ہو نقد تحویل مین اوسکے
زر مسروقہ والدین کا اپنے ۔ اور قیمت بھی بچائی
جائیگی ۔ لاریب وہ ہے فاجرہ عظیم ۔ ہڑپ کر جاتی
ہے شکار گرگ باران دیدہ بڑہیا نواسی کا اپنی سو تعہد
پاک اور کھکشانی ہے تسبیح منافقانہ ۔ پہونچی مین
اوس کڑی منزل کے پہاندنا پڑیگا تم کو لاابدی ایک
منشغن گڑھا جسمین ہین خار دار جھاڑیان ۔ پس
ڈرو وبال کار سے اپنے اور قہر سے خدا کے ۔ لکھی ہے
ہم نے یہ روایت بیچ جان کر خدا کو حاضر و ناظر ۔
نہین مقام شک کا بال برابر بھی اسمین ۔ جو کرے
تکذیب اسکی وہ ہے اکفر و جال ۔ لعنت اللہ علی
الکذبین ۔

کیوں بہیا پنچ بہادر دیکھا تم نے اشتہار ۔
کیسی شنائی ۔ ریشہ خطلی تو ہوگئے ہونگے یا چھین
دانت سمیت کُھل گئی ہوگی ۔ ہمارا بہاگلپور بھی اس
بیسوین صدی کے آغاز مین غنیمت ہے غنیمت ۔
نہ دل جلون کا کال ہے نہ ظریفون کی کمی ۔ سچ تو یہ ہے
کہ مذکور الصدر تخفی والی نے شہر کے ہونہار نوجوان اسکول
کے طالب علمون کا ستیاناس کر دیا ۔ ابھی حضرت
یہ تو بچے ہی ہین انہین اپنے آگے پیچھے سے کیا
مطلب ۔ تعجب تو یہ ہے کہ بعض ماسٹر بھی مدرسہ کی
چھت پر سے برساتی کچھوے کیطرح گردن نکال
نکال کر آنکھین پہاڑ پہاڑ کر نظارہ بازی کرتے
ہین ۔ اگر لڑکے اوس شاہد بازاری کی نظر مین
ہوسے بہلے سرا پا نور ہین تو ماسٹر بھی ماشاء اللہ
سے عزیز ہین ۔ یہ سب اُن کی شرافت کی کارستانیا
ہین ۔ دیکھو اب بھی چونکو ۔ شریفون کا رویہ اختیار
کرو ۔ قوم کو بدنام نہ کرو ۔ یہ نہ ہو سکے تو اپنے
قدوم نحوست لزوم سے بہاگلپور کی مقدس زمین
کو ناپاک نہ کرو ۔ ٹھنڈے ٹھنڈے بیک بینی و
دو گوش جدہر سینگ سمائے چلدو ۔ ورنہ یاد
رکھو کہ ایک ایک کی ایسی قلعی کھول جائیگی کہ سارے
دہبے چھپے بہید آئینہ حقیقت کی طرح چمک اٹھینگے
اور تمام راز کی باتین زبان زد عام ہو جائینگی ۔
کیا لطف جو غیر پردہ کھولے جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے ۔

قطعہ

آزاد رو ہون اور مرا مسلک ہے صلح کُل
ہرگز کبھی کسی سے عداوت نہین مجھے

مسلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نکاح کرلیا تو کیا بُرا کیا

نامہ نگارون کے اوستاد مخبرون کے پشت پناہ

مولانا پنچ بہادر تسلیم کے بعد ہین عنایتون کی سرگرمی کا
شکریہ پیشکش ہے ہر پرسہ پیدا کرتے ہوئے متوجہ
ہو کر ذرا سن بہی ڈالو ۔ ان دنون تمہارے مشتاق
ناظرین کئی ہفتون سے نہ معلوم کیطرح درشن
ہوتے ہی ہر ورق پر کام ہر سطرون کو بڑے غور سے
پڑہ ڈالتے ہین جب کہین شہر مدرس مدرسہ رحمانیہ
کی خبر کا نہین لگتا تو طرح تمنا پکڑ دل مسوس کر رہ
جاتے ہین اور آخر یہ کہکر دل کی تشفی کر لیتے ہین کہ
اگر اس ہفتہ نہین تو اوس ہفتہ سہی مگر شاید انتظار
مین اون کی آنکھین ایسی پتھرا گئین کہ قلب پر صبر کا
پتھر رکھ کر تمہارے نامہ نگاری پر الزام کا رد جما
دیا مدعیہ دیکھ حق پرستی ٹھہرا دیا حالانکہ یہ
خیال کوتہ اندیشون کا محض حسد کا پوشیدہ معلوم ہوتا
ہے بلکہ وہ خود ہی ظلم کی گٹھڑی اور حق پوشی کی
ٹٹی ہین وہ بیچارے کے کوڑہ مغزی کیا جانین
مطلب نامہ نگاری جب آپ پنچ بہادر کا دور دورا تھا
عالمگیری سلطنت یا ہمارے سرکار کے اقبال کے
جھنڈے کیطرح اوسکا پھریرا ہر طرف اوڑتا نظر آیا
تو جہانتک ما بدولت کا خیال جاتا ہے (نامہ نگار
کسے باشد) اسکا تصور بندہا ہے کہ غالباً اوس
نے اس فکر مین قلم کو روان کیا ہوگا کہ خبر شہر سے
باہرون کو خاص دلچسپی اور بد چلنون کی گوشمالی بہی
ہو کر عبرت پکڑ کر اچھی خصلت کیطرف اپنا رُخ کرین
اور کی بہی خوب کہ سہرا کر دیا مگر بجائے شکر گذاری
کے بدسگالون نے جھلا کر بہڑ بن کی طرح اپنا
دانت ایسا تیز کرنا چاہا کہ خدا کی پناہ جیسا کہ موری
رڈنگ بازنے اگر دیکھا آخر نتیجہ مقدمہ کیا ہوا اور
کیا بھگتنا پڑا ۔ سنئے مولوی عبد الصمد صاحب
قبل فیصل مقدمہ چپکے کے چپکے عدم کو سدہارے
اور مار سکے دوسا تہیون کو ایک ایک سال قید سخت
کی سزا ملی

اب حضور انجناب اون ہر گوپون مالیفنت واعظون سے پوچھتے ہین کہ تمہین لوگ اپنے اپنے گریبان مین مونہہ ڈالکر سوچ بچار کر انصاف سے کہو یہی کہ مولوی صاحب نے نکاح کرلیا اور حاجی صاحب وغیرہ نے انجام بخیر کرادیا تو کیا بڑا کیا ایسی حالت مین سب کے سب الزامات سے پاک تو پاک بلکہ صابون کے تار کیطرح صاف ہین ہان نامہ نگار نے تو یہان کی خبر کا بیڑہ لیا ہے لیکن تمہین لکھنے شرم لگتی ہے واہ اچھا الزام اور اچھا انتظار ہے سچ ہے میٹھا غپ غپ کڑوا تھو تھو ۔ کیون وہ خبرین جھوٹ نہین اور یہہ سچ ہے

ع بہرجہا عقل و دانش بباید گریست ۔

زنگر علیخان جہیروی از دانا پور

نفاق آپکا ای اہل وطن اکجا رہن گے جسے ہم دوست سمجھی ہین وہ اپنا سخت دشمن ہوگا

کہتے ہین کہ جب خدا کو کسی قوم کا برباد کرنا منظور ہوتا ہے ۔ تو وہ اوس بلا کو اوپر نازل کرتا ہے ۔ جسکا نام نااتفاقی ۔ حسد اور للہی بغض ہے ۔ چنانچہ جب اسلام دنیا مین پہیل چکا ہے ۔ اور خداوند عالم ساری دنیا کے بندون پر تبلیغ اسلام کی حجت پوری کر چکا ہے اور اہل عرب مہذب سے مہذب سلطنتون کے وارث اور زرخیز سے زرخیز ملکون کے حکران ہوگئے اور جب اونپر زوال آنے کو ہوا نہ پہر کیا تہا جو وہ تلوارین جو غیرونپر اوٹہائی جاتی تہین وہ آپہون ہی کی گردنون پر نے لگین اور آخر کار اسکا انجام جیسے معلوم ہوا کہ ہسپ کی خانہ جنگی اور کا یہہ مزا ہوتا ہے ۔ گر پہر بہیا ہوتا ہی گیا سے سانپ نکل گیا اور لکیر پیٹتے رہ جاتے ہین

مین ابہی کانپور گیا جس جگہ ایک شادی تہی ۔ گو اس تقریب سے مجہکو کسی قسم کا تعلق نہ تہا مگر مین اپنے ایک دوست کی اصرار سے اوسمین شامل ہوگیا ۔ میرے بعض بعض احباب جن سے مین خوب واقف ہون ۔ وہ اسمین نہین دکہائی دئے اسکا سبب مین نے اونہین دوست سے دریافت کیا کہ اس شادی مین فلان فلان کیون نہین شامل ہوئے ۔ اسکا جو کچہ جواب دیا وہ تو خیر ذیل مین درج ہے ۔ مگر واللہ اوسکو سنکر میرے تو اوسان خطا ہو گئے اور آخر میری سمجہ مین آگیا کہ آجکل اس قوم پر جو طرح طرح کی تباہیان آرہی ہین وہ خاص نااتفاقی کی وجہ سے ہین

اسی کے فیض سے ویران ہو ہین ملک گہر تنہٗ
اسی سے لڑتے باہم مرتے ہین ناموس گنتہٗ

اوّل تو او نکے کہنے کا مجہکو کچہ اعتبار نہین آیا جب انہون نے خدا رسول کی قسمین کہائین اور کہا یہہ خبر کوئی ایسی ویسی یا چانڈو خانہ کی گپ نہین ہے بلکہ بالکل سچی ہے " اوسوقت میرے دل کو یقین کیا ہے بلکہ حق الیقین ہوگیا ۔ وہ فرماتے ہین :-

" اون لوگو مین للہی بغض و حسد انتہائی درجہ پر پہنچ گیا ہے جس کی وجہ سے ہر جگہ ذلیل اور رسوا ہوتے ہین ۔ اور ہر شخص اون کے اوپر نفرین کرتا ہے مگر پہر بہی کمبخت نہین ملتے ۔ اور نہ اپنی شیطانی سے باز آتے ہین ۔ بلکہ لکیر کے فقیر ہو رہے ہین ۔ اور مشرقی تعلیم پائے ہوئے ہین کچہ جاہل بہی نہین ورنہ خیر یہی لکہکر دل کو سمجہا لیا جاتا کہ " ارے نادان ہین " ہم خود اس بات سے متعجب ہین کہ یا الٰہی یہ کیا معاملہ ہے اور یہہ کیا مسلمانون پر تباہی آرہی ہے اون کے یہان چہوٹے چہوٹے بچون کو یہ پہلا سبق پڑہایا جاتا ہے کہ فلانے سے مسلمان کا جنازہ جہوڑ کر فوراً بہاگ جاؤ

اور اسے بہاگو جیسے لاحول سے شیطان بہاگتا ہے کا فر بہاگتا ہے ۔ اور اوس شادی اور غمی مین ہرگز ہرگز نہ جاؤ جسمین وہ شخص شامل ہو جس سے نفاق رکہتے ہو " افسوس صد ہزار افسوس ۔ کیا ان کے اوپر مسلمان کا لفظ صادق آسکتا ہے کبہی نہین ہرگز نہین ۔ خدا کل مومنین کو ایسے لوگون سے بچائے جنکو آپسمین فساد کرادینے کے سوا اور کچہ آتا ہی نہین ہے اور یہ وہی حضرات ہین جن کی وجہ سے پاک نفس عالم بہی بدنام ہو جاتے ہین ۔ ایسون ہی کی نسبت چچا سعدی نے سچ کہا ہے ؎

چار پائے برو کتابے چند

ارے علم دین تو انسان اسواسطے حاصل کرتا ہے کہ قوم کو کچہ فائدہ پہنچے گا نہ اسلئے کہ مقدس مذہب مین رخنہ ڈالنے لگے ۔ خدا ایسے لوگون سے جو خاص شیطان کے پیرایہ مین ہین محفوظ رکہے ۔ جنہون نے گہر ہی مین ایسے جہگڑے کہڑے کر رکہے ہین کہ الامان الحفیظ ۔ اور خوبی اوسپر یہ کہ دونون ایک ہی شجر کے ثمر ہین "

خیر اور جو کچہ ہم کو حال معلوم ہوا ہے اوسکا کچہ چٹہا آئندہ کہولا جائیگا جب اوس مسجد کے ممبر ... کی آنکہ کہلیگی ۔

کینہ وہو مومنو کے سینہ سے
سینہ ہوجائے پاک کینہ سے

گہر کا بہیدی لنکا ڈہائے

نوجوانون اور لونڈون کے کرتوت

جناب ایڈیٹر صاحب ۔ تسلیم ۔ کورنش ۔ بندگی کہئے جناب مزاج تو اچہے ہین آپ جانتے ہین کہ

بزرگی زمانہ کا ہر شخص تجربہ اوٹھا سکتا ہے۔ جوان اور بوڑہوں ہی پر کچہ منحصر نہیں بلکہ ایک خوردسالہ بچہ بہی تجربہ حاصل کرسکتا ہے۔ ایک وہ زمانہ تہا کہ دودہ پیتا تہا ایک یہ زمانہ ہے کہ کہانا بہی کہانے لگا۔ اسیطرح مثال سمجہ لیجئے۔ بلکہ یہی کافی ہے سپہلے زمانہ کی کچہ حالت ہی اب کچہ ہے اور آئندہ کچہ اور ہی رنگ دکہائیگی زمانہ مثل گرگٹ کے رنگ بدل رہا ہے۔ ایک وہ زمانہ تہا کہ انسان کے دل سے محبت کے چہپکے نکلتے تہے۔ آپسمین اتحاد حد درجہ کا رکہتے تہے اب وہ زمانہ ہے کہ عزیز و اقارب کو بہی نہیں پہچانتے دوست کس شمار مین ہین بقول شخصے مطلب کی یاری ہے جسپر کسی شاعر نے شعر اوڑا یا ہے سے نہ یارون مین رہی یاری نہ بہائیون مین وفاداری ؛ محبت اوٹہ گئی ساری عجب دور آیا ہے۔ لیکن جب تک ”ٹکے“ مین رہے تب ہی قیمت ہے کیونکہ محبت کچہ نہ کچہ لگی لپٹی رہجاتی ہے لیکن جب دوسری جگہ تشریف لیجاتے ہین والدین کی صورت بہی اچہی طرح نہیں پہچان سکتے اور وقت تو وہی والدین خیال کئے جاتے ہین جن سے کچہ ملتا ہے جب تک وہان رہے روپیہ سے کارروائی ہوتی رہی لیکن اسکو مونس اوسکو غمخوار سمجہتے ہین اسیوجہ سے فی زمانہ ایک نازک خیال شاعر نے لکہا ہی نہ پدر ہے نہ پسر ہے نہ برادر رشتہ ؛ فی زمانہ جو کیا غور تو زر ہے اپنا۔ حضرات یہ شعر کچہ مطلب کا ہے یا نہین وہ لوگ بہی گذر گئے جنہون نے سادہ لباس مین مست تہے۔ دینی کامون مین الست تہے اور نام اپنے لکہ گئے کہ شاہد ہین ان نئی روشنی والون کو نصیب ہون گدڑی مین لعل سے تہے اب وہ لوگ ہین کہ سپہلے لوگون کا حال سنکر فرماتے ہین کہ ان لوگون نے صحبت نہیں اوٹہائی ہمیشہ لکیر کے فقیر رہے اسی وجہ سے اون لوگون مین نئی بات پیدا کرنے کا دماغ دوہا اور جو بات خلاف عقل سمجہی جائے ایسی عقل پر۔ آج کل کے نئی روشنی کے تو یہ خیالات ہین سب پیسے اور ٹکے سے کچہ نہیں ؛ آدم حوا کچہ نہیں ؛ عزت و حرمت کچہ نہیں ؛ دہوتی لنگوٹی کچہ نہیں ؛ آسن وباسن کچہ نہیں لوٹ چہا دہو کا کچہ نہیں۔

پہر کیا ہو

ایک کوٹ ہو ایک بوٹ ہو ؛ خدا بہی شیٹر ہاتہ ہو ؛ کتا بہی پیچہے ساتہ ہو ؛ جہل جہل لگی ٹوپی بہی ہو عینک چڑہا کر تم پہرو ؛ چشمہ لگا کر تم پہرو ؛ اگر گہر مین فاقہ بہی ہونے لگین تب بہی کچہ پروا نہیں۔ ڈہیلے پائجامہ۔ پتلون تمام تب بہی نہیں چہوٹتے نام تو ہے کہ جنٹلمین بنا ہے جیب مین ایک پیسہ بہی نہ ہو لیکن بازار مین اوسیطرح اکڑتے ہوئے آسمان کیطرف ملاحظہ فرماتے ہوئے۔ زبان سے سیٹی بجاتے ہوئے اگر سیٹی نہ آتی ہوئی تو منہہ سے نقاشون ہی سون کرتے ہوئے۔ ترکی ٹوپی چڑہا کے ہوئے۔ پتلون نما پائجامہ سے جسم کو مزین کئے ہوئے نکلین گے۔ نئی روشنی کے لوگ اس زمانہ کے شعر نہیں پسند کرتے۔ اگر کسی جنٹلمین کو زیادہ لیاقت ہوجاتی ہے تو اس قسم کے اشعار کہنے لگتے ہین سے

رکہون جب سر پہ وہ ٹوپی کہ جسین ہو ہولا ہی سی
پکڑ کر ہاتہ مین کبڑی اوٹہاؤن مین قدم جلدی
جو کتے راہ کے دیکہین کہڑی ہو کر وہ ہین ہوکین
مین گہبرا کے کہون سین ہین۔ لپک کر ناگہ وہ پکڑنا

خیر یہ تو چہوٹے بڑون کی بڑی باتین ہین امیر تہے ایسا گذر اب سنئے۔ ع۔ سمند ناز پہ ایک اور تازیانہ ہوا

رنڈی جن کی ۱۲ اور ۱۴ برس کی عمر ہین ہین اب اون کو بہی جو یہ چاٹ لگی تو کیا کرین کیونکہ روپیہ کی سخت ضرورت ہے۔ نوکری تو عنقا ہے۔ قلی اپنا مدد گار ٹہڑی ہو ہین ہین۔ تو اونہون نے نرالا نکالی ترکیب عجیب سوچی ہے وہ کہا سنے جگہ جو نکلنے کی جگہین ہین وہین دکہا بیٹہیں ہین ہے۔ ایک نیا مخفر ہتفق ہوکر پڑا ہے چند روز کو بہانسے پہرتے ہین۔ آخری وقت تہا بجائے اس کے کہ آخرت کا توشہ کرتے۔ قسم شیطانون نے بیچارون کو اسطرف لا ڈالا ہے سے

نکہت زلف بتان۔ دام بلا مشک تتار
دل عاشق کے لئے غنچہ گل فصل بہار
ایک پہندا ہے برا اس کے یہ چہپا رکہا
بلبلین کہتی ہین صیاد سے یہ دم پہنکا
بعد مدت کے پہنسے ہین یہ پڑا چنڈول
رنڈی بازی میں لگا ہنسی لگر گرم یار گہول
گہر بنا خاک کہا چہاستے ہین بیٹہ کے پہول
پہنسے جس کام کے عامل تہے یہ خود مشغول
فاختہ دیکہ یہ بولی بسر شلغ ببول
بعد مدت کے پہنسے ہین یہ پڑا چنڈول

یہ بیچارہ اسی مین مست ہین سے بلا سا تہا ایک کا شریر کہ سینے ہی آجائے جوش شباب ؛ ارادہ ہے لکہون مین رنڈون کا حال ؛ وہ کرشمہ نزاکت وہ چال ادر ڈہال ؛ وہ عشوہ وہ باتین وہ ناز ونیاز ؛ جنہین دیکہ مرجاتین اہل حجاز ؛ امیر و غریبا ون کو ہین قدر دان ؛ صغیر و کبیر اونہین ہین مہربان ؛ برابر بڑہے کے لڑکے بہی ہین ؛ حسین و جوان اون کے پوتے بہی ہین ؛ مگر کہیلین ٹٹی کے شکار ؛ کرین سیر جنگل ہے ایک پار ؛ درختون کے نیچے بنا بنگلہ ہے یہ گرمی کے دن مین بنا ٹہنڈ ہے ؛ کرکٹ مین جا کر ریان جسین ؛ درزمہ مین جا کر بنا ہیں ہین ؛ نہ معلوم رنڈون مین کیا بات ہے ؛ جسے سب کو چرہ دولت ہے ؛ کرہی کر ذرا سا ہی نمکین ہے ؛ تو نظروں مین بس دل کی تسکین ہے عجب ناز و انداز رنڈون کے ہین ؛ عجب ٹہاٹہ اندر رنڈون کے ہین ؛ یہ جہڑے کی کشتی کو کیا زور ہے ؛ عجب سیل اوسکا عجب آور ہے ؛ نوشیون کو اوٹرتے ہین یارو بہت خوب کیونکہ یہ ہیر و سواد ہو خدا کی پڑے مار اوپر مدام مرد سار سمجہتے ہین جو یہ فعل حرام ؛ خدا بان آفات سے

کبھی پشت انداز سے مت بہراؤ ہمیشہ پرستش صنم میں ذکر کہ
نہ آیا خیال اپنا دل میں کبھی تو طفیل نبی کو کرم اپنا کر دو
دعا ہے یہی شام و سحر۔

ہاں ۔۔۔

مولانا پاجی فتحپوری ادام اللہ دو شتہ

ہو گئی ۔ ہو گئی ۔ ہو گئی ۔

حضرت پنچ بہادر گڈ مارننگ نمسکار پالاگن ۔ سمجھئے ہو گئی ہو گئی ۔ ارے بندہ خدا آتے ہی یہ کہاں کی ہو گئی ہو گئی کی رٹ لگا دی ۔ کیا تم سے کسی بھلے مانس سے جلیک سلیک ہو گئی ۔ جی نہیں ۔ اور کیا بارش ہو گئی ۔ ان خوب یاد دلایا ۔ بمبئی میں بارش اچھی خاصی ہو گئی تین دن تک تو لگاتار موسلا دھار مینہہ برستا رہا جب سے موسم بدلا ہے ۔ ۱۰ ۔ انچ ۲۸ حصہ بارش ہو گئی ہے اور گھٹا چھائی رہتی ہے موسم کی حالت بدل گئی آم خربوزہ سے فروخت ہوتے ہیں مگر گران ۔ بہی واہ ماشاء اللہ چشم بد دور ۔ مرد خدا تم آدمی ہو یا گدھا ہو سے کے گھوڑے جو چھا نگیں بھرتے پھرتے ہو ۔ صاف صاف کیوں نہیں بتاتے کیا ہو گئی ۔ کیا حضور روکڑیہ سے کے عمارت طیار ہو گئی ۔ جی نہیں ابھی چندہ جمع ہو رہا ہے لکھو کہا روپیہ چندہ سے جمع ہو گیا اور کوشش جاری ہے ان چند دن کے بعد یہ عمارت ہی تیار ہو جائیگی اب ہم سمجھ گئے مگر صاحب بتلانیکی بات نہیں ہے حضرت یہی نخرے تو اچھے نہیں ہیں اگر ایسا ہی اخفا منظور ہے تو کان میں کہہ دو سنئے ۔ وہ سکتے نہیں دیتا ہوں کیوں یہی بات ہے صاحب ارے کچھ بکو گے بھی یا یوں ہی منہ چاٹو گے اجی یہی تمہاری جورو کی شادی ہو گئی ۔ لاحول ولا قوۃ ۔ عجب بے تکے آدمی سے پالا پڑا ہے اچھا نہیں پیغمبر کی روح کی قسم ہے سچ سچ بتاؤ کیا ہو گئی ۔ ارے تو یہ اب تو تم نے بڑی قسم دیدی ۔ ذرا یہیں آجاؤ میں کان میں پھونک

پھٹ ڈالو ۔ ایک بیہودہ غزل طیار ہو گئی ۔

غزل

عاشق رخ صبیح نہ چاہ ذقن کے ہیں
ہم تو فریفتہ تری اک بانکپن کے ہیں
لب غنچہ نرگس آنکھ تو قد سرو گال گل
انداز اس پری میں سراپا چمن کے ہیں
بعد فنا بھی جوشش جنون کا اثر یہ ہے
ٹکڑے تمام اڑ رہے ہوا میں اپنے کفن کے ہیں
عاشق سے دل میں میل ہو غیروں سے میل ہے
پہلو تو خوب خوب تمہارے سخن کے ہیں
بتلائیں حال عشق و محبت کا کیا ذبیح
ہم کشتہ ایک دلبر سیمیں بدن کے ہیں

لہلم

کشتہ ناز ذبیح اندوری

قطعہ تاریخ جناب عبد الکریم محمد حسین صاحب
جنہیں کریم پیر زادہ کی پیغمبر اولاد عباس ساعت عبد المتین آزاد و از تقریب پنچ بہادر بمبئی

کھل گئے عیش و طرب کے پھول کیا کیا مرحبا
گلشن عالم ہو کیوں رشک گلزار نعیم
نو عروسان چمن پر آج کیا جوبن ہے واہ
کر رہی ہے آج کیا اٹکھیلیاں باد نسیم
سچ ہے کیوں عیش و مسرت کی نہ ہو دھوم اس طرح
حال یہ کس کے ہوا ہے فضل خلاق کریم
یعنی ہیں جو اک بزرگ نامور والا گہر
نام نامی آپ کا مشہور ہے عبد الکریم
بنگئے وہ نوشہ ملنے دلکی بر آئی مراد
ہو گئے وہ کہ خدا شاد ان ہیں سب یار قدیم
باغ عالم میں رہیں پھولے پھلے دلشاد خوش
اور رہیں ہر وقت دشمن انکے با بخت نعیم
ہاتف غیبی نے یہ تاریخ شادی کی کہی
ہو مبارک کہ خدائی آج یہ عبد الکریم
۱۳ ھ ۱۹

اسلامی دنیا

شام اور متعلقات شام سے قربانی کی کھالوں کا تیرہ ہزار قرش اعانت حجاز ریلوے میں آیا۔

دول عظام یورپ کے کانسلوں نے پرنس جارج گورنر کریٹ کو آگاہ کر دیا ہے کہ یا بعالی کے حقوق سیادت کے خلاف کریٹ کے آئین حکومت میں کوئی تغیر نہیں ہو سکتا۔

عید نوروز کی تقریب پر ابکے دو لاکھ ایرانی وارد نجف اشرف ہوئے ۔ حکومت عثمانیہ نے مسافروں کے آرام و راحت کے لئے خاطر خواہ انتظام کیا تھا۔

الجزائر کے معاملہ میں فرانس کے مطالبات کو مان لینے پر فرنچ اخبارات سلطان مراکو سے آجکل بڑے خوش ہیں ۔ ایک فرنچ رعایا کے قتل کا خونبہا تسلیم کر لینے پر بھی جسکے لئے فرانس نے تین جنگی جہاز روانہ مراکو کئے تھے ۔ یہ بڑی بغلیں بجا رہے ہیں۔

میرزا محمود خان سفیر ایران مقیمہ قسطنطنیہ روانہ طہران ہوئے ہیں ۔ آپکے ہمراہ اعلیحضرت امیر المومنین نے بہت سے نفیس نفیس تحائف شاہ کجکلاہ کو بھیجے ہیں ۔ جن میں ایک نہایت عمدہ اور بیش قیمت بگھی اور خاص سلطانی اصطبل کے دو اصیل گھوڑے بھی ہیں۔

بیس ہزار سلیپر جو شتا کے جنگلات سے کاٹ کر لائے گئے ہیں اور جن سے حجاز ریلوے لائین پر پھر لگی لگانیکا انتظام ہو رہا ہے۔

ترکی سے جو سفارت چین کو روانہ ہوئی ہے وہ مصر کی راہ سے گئی ہے ۔ یورپی اخبارات میں اسپر چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں۔

جمال الدین آفندی مرحوم سابق قاضی مصر کے ورثا کے لئے گورنمنٹ مصر نے ایک ہزار پانسو گنی انعام منظور کیا۔

شہر حلب پر ترکی گورنمنٹ ایک پی ۔۔ گز لنبا فیر کر رہی ہے

جاسوسون کی رپورٹین

برٹش فوج نے لیڈی گرے کے قریب ڈچون کی ایک جماعت پر دفعتہً حملہ کیا ڈچون کے ۲۰ آدمی قید ہوئے اور اونکے بارود کے تیرہ ہزار گولے ہمارے ہاتھ لگے۔

مقام کوبلپارٹ پر عیسائیون اور وہان کے [illegible] کے درمیان سخت جنگ ہوئی جانی نقصان ہوا۔

پریٹوریا پیٹرس برگ لائین پر ایک ریلوے حادثہ ہوا۔ ۱۰ سپاہی ہلاک ہوئے۔

عربی مشن جو انگلینڈ ہز مجسٹی شاہ ایڈورڈ کو اونکی تخت نشینی پر مبارکباد دینے کو آیا ہے برٹش سفیر مسٹر میکلین کے ساتھ دارالبیضا پر گیا تھا ایک مشن کے پہونچنے سے یورپ مین بڑی دلچسپی پیدا ہوئی ہے۔

مارننگ پوسٹ کا نامہ نگار مقیم شنگھائی قمطراز ہے کہ گورنر کہا یٹن کو شمال کیجانب کوچ کرنے کا حکم ہوا ہے۔ لہذا اب شنگھائی مین برٹش کی طرف [illegible] ہین۔

ٹائمز کا نامہ نگار مقام واقعہ سمادو سے بذریعہ تار خبر دیتا ہے کہ ۱۰ ہزار آدمیون کی تازہ جماعت اکٹھا ہو رہی ہے۔ بارش موسلادھار برس رہی ہے۔ اور آیندہ سخت جنگ ہونے کے آثار پائے جاتے ہین۔

مسلح شدہ برگر ضلع [illegible] واقع ٹرانسوال مین بارود و دیگر آلات حرب سے لیس ہو رہے ہین۔ اور [illegible] مویشیون کی میدانون مین چرنے مین حفاظت کرتے ہین۔

لارڈ کچنر تار دیتے ہین کہ [illegible] برگ نے مقام [illegible] برگ پر اپنی فوج کے ساتھ اتباع قبول کی۔ کچنر نے [illegible] کے کمانڈر کرنل ولسن نے

دار مباخس کے قریب جنرل بیزر کی فوج کے ایک حصہ پر حملہ کیا۔ دشمن سخت مقابلہ کے بعد بھاگ گئے اور اون کے ۳۰ آدمی مقتول ہوئے۔

پریٹوریا کے اون ڈچون مین سے جنہون نے جنگ سے دست بردار ہونیکا حلف اٹھایا تھا اون مین سے ۲۰ ڈچ ایک فوج مین شامل ہونیکی کوشش کرتے ہوئے پکڑے گئے۔

ترچناپلی مین جو کہ لیکن شائر رجمنٹ کی تین کمپنیان ڈچ قیدیون کی حفاظت کے لئے روانہ ہوئی تھین وہ اس کام کیلئے ناکافی ثابت ہوئین۔ اسلئے کہ ڈچون نے شرارت شروع کردی ہے لہذا اسی کمپنی کے اور ۲۰۰ سپاہیون کو آسٹرن جانے کا حکم ہوا ہے۔

تازہ خبر سے ظاہر ہوتا ہے کہ آج آکلنڈ مین ڈیوک ڈچز آف کارنوال نے فوج کا معائنہ کیا۔ لوگون کی طرف سے بہت جوش ظاہر کیا گیا۔

آلی کے چیمبر آف ڈپوٹیز مین خارجی امورات کے متعلق ایک ضروری بحث ہو رہی ہے اکثر ممبرون نے انگلینڈ و آسٹریا کی دوستی پر نکتہ چینی کی ہے۔ اور بحیرہ ایڈریاٹک مین آسٹریا کے روزافزون اثر کی مخالفت کی۔

پیرس مین یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ یورپ کی جن دولتون نے یہ درخواست کی تھی کہ تاوان جنگ کا قرضہ دول متفقہ کی ضمانت سے لیا جائے اب اپنی درخواست کو واپس لے لیا ہے۔ اور برٹش گورنمنٹ کی اس سلطنت کی تائید کرتے ہین کہ قرضہ کے [illegible] شائع کئے جائین۔

لارڈ کرینبورن نے ہاوس آف کامنز مین ایک سوال کے جواب مین بیان کیا کہ متفقہ فوجون کے کمانڈرون کا یہ خیال ہے کہ سفارتون کے محافظون کے علاوہ اور ۲ ہزار محافظین کی چین مین ضرورت ہے۔

اجمیر مین ایک عورت نے اپنے شوہر سے لڑائی کی اور بعد لڑائی ٹٹی مین جاکے سر مونڈ دیا۔ (اچھا کیا)

افواہ ہے کہ اجمیر مین ایک رنگریز کے لڑکے نے اپنی والدہ کا کان اکھاڑ دیا۔ اللہ ایسا [illegible] کسی کو نہ دے۔

قیصرہ وکٹوریا کے زنانہ چندہ یادگار مین لیڈی کرزن صاحبہ کا سرمایہ پونے چار لاکھ تک جمع ہوا۔

رنگون مین سرکاری اسامیون کے امتحان کے کاغذات ایک بڑی مجلس کی معرفت کھلم کھلا فروخت کئے گئے تھے۔

حیدرآباد دکن مین حضور نظام کو بوساطت رزیڈنٹ صاحب مائل کرتے ہین کہ حجاز ریلوے کیلئے معقول چندہ دین۔

ہانگ کانگ شنگھائی بینک سے دو لاکھ ۸۰ ہزار ڈالر کے نوٹ گم ہوگئے۔ چنانچہ تحقیقات جاری ہے۔

رنگون مین سرکاری امتحان ملازمت ڈاکخانہ جو فروخت ہوئے۔ وہ ریاضی کے تھے۔ تین ملزم گرفتار کئے گئے ہین۔ تینون بنگالی ہین۔ ایک نائب مترجم سرکار ہے۔ ایک ٹیچر رنگون کالج ہے اور تیسرا سرکاری دفتر کا کلارک ہے۔

ہندوستان و جنوبی افریقہ کے درمیان کوئی حرکت افواج کی دوران موسم برسات تک نہوگی۔

جدید سرحدی صوبہ مین وادی کاگان بھی بمعہ ایبٹ آباد و مانسہرہ شامل کئے جائینگے۔

منشی علی حسین مشہور وکیل بریلی سشن سپرد ہوگئے رجسٹری کے کاغذ پر جعلی حلیہ درج کرایا تھا۔

کلکتہ مین ایک مصنوعی نواب (امیر حسن) کو ۲ سال قید سخت ہوئی یہ بنکر بہتون کو ٹھگتا تھا۔

بہار بلال اسٹیشن ماسٹر برنالی کو ایکسال قید مع [illegible] جرمانہ ہوا۔ ایک سال سے ۵۰ روپیہ اینٹھتا تھا۔

کوہاٹ خوشحالگڑھ ریلوے کی تعمیر کو پچھلے طوفان سے نقصان پہونچا- کمپنی سفر مینا بنگالہ مزدوری بڑھا

کلکتہ مین افواہ ہے کو مسٹر جیل کے مقدمہ کے متعلق چیف جسٹس ہائیکورٹ کلکتہ ولایت جائینگے وہان جدلشیل تحقیقات کیجائیگی- اور سر فرانسس مکلین بطور قایم مقام گورنمنٹ انڈیا جوابدہی کرینگے-

سر بھنور کپور تھلہ نے جمرات اور سر بھنور جیپور نے جمعہ کو حضور والیسرائے سے ملاقات کی-

کلکتہ مین ایک معلم کو ایک سال قید سخت کی سزا ہوئی شاگردکی ۵ سالہ ہمشیرہ کو بہکا کرلے بھاگا تھا-

ہندی فوجین چین و جنوبی افریقہ مین ہین اسباعث گورنمنٹ کو دس لاکھ کی ماہانہ بچت ہو-

ہند مین خیراتی کامون پر ۲۰۰ ، ۱۷ بڑھ گئے کل ۳ لاکھ ۸۴ ہزار ہین- اور مفت پرورش پانیوالے ایک لاکھ چھ ہزار پانسو-

ہند مین ایک دو پلٹنین دیسی فوج کی بوجہ ناکارگی موقوف کیجائینگی- ایک نئی گورکھا پلٹن بھرتی ہوگی-

کلکتہ مین ہائیکورٹ کا آئندہ اجلاس سشن یکم جولائی کو ہوگا- طاعون مین اضافہ نمایان ترقی پر ہے

شملہ مین ایک چیدہ جنگی کمیٹی قایم ہوئی کہ بار برداری مین ٹراکشن انجنون کے استعمال پر رائے قایم کرے

کوہستان ہند کی ریاست جونگ کے رانا صاحب جمعہ گذشتہ کو مسند نشین ہوگئے- جلسہ بارونق تھا

مدراس کی خبر ہے کہ وہان کی ہائیکورٹ مین ایک دوسرے دیسی جج کا تقرر منظور کیا گیا ہے-

کانپور مین چونی لال لودہ کے لکڑ خانہ مین آگ لگی ۰۰۰ ، ۵ من لکڑی راکھ ہوگئی ۳۰۰ ہزار روپیہ کا نقصان ہوا-

ملتان کی خبر ہے کو شیخ عبدالکریم بی اے ڈپٹی صاحب کی کوشش سے سکہ قلب بنانے والون کے سب جتھے پکڑے گئے-

لاہور لالہ راج میونسپل کمشنر لدھیانہ کا چالان کیا گیا- اسلئے کہ اپنے وارڈ کی واردات طاعون کی خبر نہ دی تھی-

کانپور مین چندہ یادگار ملکہ قیصرہ ۱۴ ہزار جمع ہوگیا یادگاری باغ ہوگا- کام شروع کردیا گیا-

کونسل آئین بنگالہ کیلئے برٹش انڈین ایسوسی ایشن کو ایک ممبر منتخب کرنیکی اجازت ہوئی جو زمینداروں کا قایم مقام ہوگا-

رنگون مین سرکاری اسامیون کے امتحان کے کاغذات اوڑانیکی پاداش مین سات عہدہ دار معطل ہوگئے-

ہندوستان مین تقویت توپخانہ کیلئے بسکیم قسم کی ۱۲۰ توپین رکھی جائینگی ۵۲ اب تک آچکی ہین-

۷ر جون کو شیرانی کی چوکی پر محسود مفسدون نے حملہ کیا- تین سپاہی قتل- ایک زخمی ہوئے ایک وزیری بھی قتل ہوا-

انبالہ مین چوگان بازی کا سخت حادثہ ہوا مہتمم پولیس کے مسٹر پالس سر کے بل گرے غشی آگئی- زیر علاج ہین-

نارتھ ویسٹرن ریلوے کے حصہ چمن مین سرنگ کی مرمت پوری ہوگئی- ٹرینون کی آمد و رفت جاری ہوگئی-

رنگون مین سابق ملازم پولیس جج شیرڈ کو ۵۰۰ من تی کا تیل چرانے کے سلئے ۴ ماہ قید سخت کی سزا ملی-

گزٹ آف انڈیا مین شائع ہوا کہ قانون اراضی پنجاب ۸ر جون سے رائج ہوگیا سو دراصل یکم جون سے-

کلکتہ مین تجارتی جھگڑہ والون نے کام بند کیا- ہرج ہوا- سمجھانے پر کام شروع کردیا گیا- خسکالے نہین سنگین ہین-

اہم تبرک و اہم زینت

نمبر	نام مقامات	قسم کام	عرض انچ	طول انچ	قیمت
١	مکہ معظمہ	طلائی	٢٢	٣١½	[illegible]
٢	مدینہ منورہ	"	"	"	[illegible]
٣	مکہ معظمہ	رنگین زر نقش	١٥	١٩½	١٣/
٤	مدینہ منورہ	"	"	"	[illegible]
٥	مکہ معظمہ	رنگین نقشہ	١٢	١٦	[illegible]
٦	مدینہ منورہ	"	"	"	١٠/
٧	بیت المقدس	طلائی	١٥	١٩½	١٠/
٨	[illegible]	"	"	٢٠	[illegible]

المشتہر- منشی عبدالرحمن آزاد قریب فرخ چھاپہ خانہ بمبئی

طاعونی شکار

تاریخ	مبتلا طاعون	اموات طاعون	اموات کل امراض
٩ر جون	٦	١١	١١١
١٠ر "	١٩	١٠	١٣١
١١ر "	٢٠	٩	٩٧
١٢ر "	١٥	٩	٩٨
١٣ر "	١٢	٣	٨٩
١٤ر "	١١	١٣	٩٧
١٥ر "	٥	١٣	٩٥

مطبع حمیدی واقع بمبئی بھنڈی بازار مین حکیم محمد عبدالحمید فرخ دہلوی مالک و ایڈیٹر کے اہتمام سے چھپکر شایع ہوا